احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

خطبہ نمبر 12

منگل 22مارچ 2005ء

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر:213029

C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com

Email:editor@alfazal.com

منگل 22مارچ 2005ء 11صفر 1426ہجری 22امان 1384ہش جلد 55-90نمبر 64

مقدس چادر

آنحضرت ﷺ کوایک دفعہ چادر کی سخت ضرورت تھی۔ایک عورت نے چادر لاکرآپؐ کوپیش کی جو آپؐ نے قبول فرمالی اور پہن کرتشریف لائے۔ایک صحابیؓ نے دیکھاتو درخواست کی یارسول اللہؐ یہ چادر بہت ہی خوبصورت ہے مجھے عطافرمادیجئے۔حضورﷺ گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر اتار کراسے بھجوادی۔دوسرے صحابہ نے اس شخص کوملامت کی اور کہا کہ حضورﷺ کواس چادر کی ضرورت تھی اورتو یہ بھی جانتا ہے کہ حضورﷺ کسی کا سوال ردنہیں کرتے۔اس صحابی نے جواب دیامیں توبرکت حاصل کرنا چاہتا تھا۔میری خواہش ہے کہ اس چادر میں مجھے کفنایاجائے۔بعض روایتوں کے مطابق یہ صحابی عبدالرحمٰن بن عوف تھے اوراسی چادر میں دفنائے گئے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب حسن الخلق والسخاء حدیث نمبر:5576)

حضرت نبی کریم ﷺ کے جودوسخا کا دلنشیں اور ایمان افروز تذکرہ

آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، بہادراورسخی تھے

آپؐ فرماتے تھے میں توصرف قاسم ہوں خدا مجھے دیتا اور میں تقسیم کرتا ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18مارچ 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پرشائع کررہاہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18مارچ 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشادفرمایاجس میں آپ نے احادیث نبویہؐ کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کے جودوسخا کے دلکش واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی ہمارے آقاحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے اورآپ نے سخاوت کے اعلیٰ معیارقائم فرمائے۔حضورانور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیااورمتعددزبانوں میں اس کاترجمہ بھی نشرکیا۔

حضورانورنے فرمایاکہ عام طورپرایک دنیادارانسان دولت کی خواہش کرتاہے تاکہ دنیاداروں میں ایک مقام بنائے،اپنی دولت سے دوسروں کومرعوب کرے۔اپنے لئے اور بیوی بچوں کیلئے آرام وآسائش کے سامان مہیا کرے۔ایسے لوگ دوسروں کی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھتے لیکن جولوگ انسانی ضرورتیں پورا کرنے کے نعرے لگاتے ہیں ان کے عمل بھی دنیاداروں سے مختلف نہیں ہوتے صرف دعاوی ہوتے ہیں کیونکہ کبھی بھی وہ اپنے مفاد کی قربانی کرتے نظرنہیں آتے۔

حضورانورنے فرمایاکہ دولت ملنے اورپھراس کے خرچ کرنے کے متعلق نبی کریم ﷺ نے جواسوۂ حسنہ امت کیلئے قائم فرمایااس کی مثالیں آپ کی زندگی کا ہی حصہ ہیں۔بعض لوگ سخاوت کا اظہاروقتی جذبہ کے ساتھ کرتے ہیں لیکن صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطراورلوگوں کی ضرورتوں کا احساس کرکے جودوسخا کے حسین نظارے ہمیں صرف اورصرف آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نظرآتے ہیں۔یہ جودوسخا کے اعلیٰ معیارصرف آپؐ نے ہی قائم فرمائے جوخدا کی ذات کے بعداگرکسی انسان میں نظرآتے ہیں تووہ انسان کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے۔آپؐ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کرسخاوت کرنے والا ہے پھرمیں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑاسخی ہوں۔

آپؐ کوکبھی یہ خیال نہ آیاکہ یہ دولت جوخدانے آپ کودی ہے اسے اپنے آرام کیلئے رکھوں بلکہ دولت کے انبارہونے کے باوجودآنکھ اٹھاکربھی ان کی طرف نہ دیکھتے اورضرورت مندوں میں تقسیم فرمادیاکرتے۔آپؐ فرماتے میں توصرف قاسم ہوں۔خدامجھے دیتاہے اورمیں اسے تقسیم کردیتاہوں۔صحابہ نے تقسیم کے واقعات کی نظارہ کشی کی ہے لیکن ان کی روایات کوبھی پڑھ کریہ احساس ہوتاہے کہ صحابہ اس سے بھی زیادہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین،سب سے زیادہ بہادراورسب سے بڑھ کرسخی تھے۔اوررمضان المبارک میں آپ کی سخاوت عروج کوپہنچ جاتی اورتیزآندھی سے بھی بڑھ جاتی۔یہ کبھی نہ ہواکہ آپؐ نے مانگنے والوں کوکبھی ’’نہ‘‘ کہاہو۔اگرکچھ پاس ہوتاتودے دیتے ورنہ خاموش رہتے اوراس کیلئے دعاکرتے ایک دفعہ آپ کولباس کی ضرورت تھی۔ایک صحابیہ نے خوبصورت چادرکڑھائی کرکے آپ کی خدمت میں پیش کی۔آپ اندرگئے اوروہ چادرزیب تن فرماکرباہرتشریف لائے۔ایک صحابی نے اس چادر کی بہت تعریف کی آپؐ نے اسی وقت پرانی چادرپہن لی اورنئی چادراس صحابی کودے دی۔صحابہ نے اس بات کوبرامنایااوراس صحابی سے کہاکہ تم نے یہ چادرکیوں مانگی۔انہوں نے جواب دیاکہ میں نے بھی یہ چادراپنے کفن کیلئے مانگی ہے۔

حضورانورنے احادیث نبویہ کی روشنی میں نہایت دلکش انداز میں آنحضرت ﷺ کے جودوسخا کے حیرت انگیز متعددواقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا آنحضرت ﷺ اس قدرت سخاوت فرماتے کہ آپ پرقرض بھی ہوجاتاتھا۔غزوہ حنین کے موقع پرصفوان بن امیہ کوسواونٹ عطافرمائے۔پھرسواونٹ دیئے۔پھرسواونٹ دیئے گویاتین صداونٹ عطافرمائے۔اس عنایت اورعطانے صفوان کے غضب کومحبت میں بدل دیا۔ایک دفعہ بحرین سے بہت مال آیاجس سے مسجد میں ڈھیرلگ گیا آپؐ نے نماز کے بعدساراسامال تقسیم کروادیا۔آنحضرت ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اوراس کے بدلہ میں بہت بڑھ کرلوٹادیتے۔چنانچہ فتح مکہ کے موقع پرقبائل تحائف لے کر آتے توآپؐ بڑھاکرتحائف واپس لوٹاتے۔

حضورانورنے فرمایاکہ آنحضرت ﷺ کی سخاوت کے نظاروں کی مثال دنیامیں کہیں نظرنہیں آتی۔دنیاکے مال کی آپ کی نظرمیں کوئی وقعت نہ تھی۔ایک دفعہ آپ نے احد پہاڑکودیکھ کرفرمایاکہ اگراس کے برابربھی میرے پاس سوناہوتوتیسرے دن کے اختتام سے قبل سب خداکی راہ میں خرچ کردوں۔آپ نے فرمایاسخی اللہ کے قریب لوگوں کے قریب اورجنت کے قریب ہوتاہے جبکہ بخیل ان تینوں سے دورہوتاہے اورجاہل سخی عبادت گزاربخیل سے زیادہ اللہ کوپسندیدہ ہے۔یہ وہ تعلیم تھی جس کے مطابق آپ نے اپنی تمام عمرگزاری اورجودوسخا کے اعلیٰ معیارقائم فرمائے۔

نٹرویومدرسۃ الحفظ طلباء کانیاپروگرام

پاکستان میں بعض مقامات پرپرائمری کے امتحانات لیٹ ہونے کی وجہ سے مدرسۃ الحفظ میں انٹرویواب درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہوگا۔سابقہ شیڈیول کینسل کیاجاتاہے۔

مدرسۃ الحفظ طلباء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2005ء کیلئے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 21جولائی 2005ء ہے۔والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچہ کے داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذپرناظرصاحب تعلیم صدرانجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1۔نام۔ولدیت۔تاریخ پیدائش۔ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر(اگرہوتو)

2۔برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹوکاپی (انٹرویوکے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لاناضروری ہے)

3۔پرائمری پاس سرٹیفیکیٹ کی فوٹوکاپی(انٹرویوکے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لاناضروری ہے)

4۔درخواست پرصدر/امیرجماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت

1۔امیدوارکیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائدنہ ہو۔

2۔امیدوارپرائمری پاس ہو۔

3۔امیدوارنے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھاہو۔

انٹرویو

1۔ربوہ کے امیدواران کاانٹرویو6۔اگست صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔بیرون ربوہ کے امیدواران کاانٹرویومورخہ 7۔اگست صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔انٹرویوکیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 5۔اگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اورمدرسۃ الحفظ کے گیٹ پرآویزاں کردی جائے گی۔تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کیلئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کانام لسٹ میں شامل ہے۔نیزمقررہ وقت پرتشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اورتدریس کاآغاز

(باقی صفحہ 7پر)

خطبہ جمعہ

دعاؤں اور صدقات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خالص ہو کر اس کے سامنے جھکتا ہے اور اس سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہے تو وہ بھی اس پر رحم اور فضل کی نظر ڈالتا ہے۔

صدقہ وخیرات، توبہ اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیشگوئی ٹل سکتی ہے

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 26/نومبر 2004ء بمطابق 26/نبوت 1383 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 104 تلاوت کی اور فرمایا کیا اُنہیں علم نہیں ہوا پس اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ منظور کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

چند جمعے پہلے جب مَیں نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا تھا تو اس میں یہ مثال بھی دی تھی کہ بعض خواتین نے جن کے اولاد نہیں ہوتی تھی، بچوں کی طرف سے بھی چندہ دینا شروع کر دیا مثلاً اگر دو تین چار بچوں کی طرف سے چندہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُتنے بچے عطا فرما دیئے۔ اس پر بعض خط آئے، ملتے جلتے قسم کے، کہ آپ نے کہا تھا کہ جن کے اولاد نہیں ہوتی اگر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کر دیں تو ضرور اولاد ہو جائے گی۔ اور پھر یہ کہ ہمارے بچوں کے نام بھی رکھ دیں تا کہ ہم ان کی طرف سے چندہ دینا شروع کر دیں کیونکہ بغیر نام کے چندہ نہیں دیا جا سکتا۔ تو پہلی بات تو یہ کہ مَیں نے یہ بالکل نہیں کہا تھا کہ ضرور اولاد ہو گی۔ مَیں نے یہ کہا تھا کہ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ دعا اور صدقات اور چندے کی برکت سے فوری نظارے دکھا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا احمدیوں کے ساتھ یہ سلوک بھی ہے۔ میں وہ بات کس طرح کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے حق نہیں پہنچتا۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ میں لوگوں کو بیٹے بھی دیتا ہوں، بیٹیاں بھی دیتا ہوں، بعض کو دونوں جنسیں دیتا ہوں اور بعض بانجھ ہوتے ہیں ان کے ہاں کچھ بھی اولاد نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ بات میری طرف منسوب نہ کریں جو مَیں نے کہی نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کے خلاف ہے۔ اس لئے ایک تو غور سے بات کو سننا چاہئے اور پھر سوچ سمجھ کر تصدیق کروا کر اگر لکھنا ہو تو خط میں لکھا کریں۔

پھر یہ کہ چندہ دینے کے لئے نام رکھ دیں، یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہے۔ جو اپنی خوشی سے اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا چاہتے ہیں وہ از طرف بچگان لکھ کر چندہ دے سکتے ہیں۔ اور یہ جو بات ہے یہ بھی خاص صرف تحریک جدید، وقف جدید یا کسی خاص قسم کے چندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل اور سلوک نہیں ہے۔ مختلف لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا مختلف سلوک ہے۔

کچھ دن ہوئے مجھے کسی نے لکھا کہ ہمارے ہاں اولاد نہیں ہو رہی تھی تو علاج کروانے کی کوشش کی۔ جو علاج تھا وہ کافی مہنگا تھا، ہزاروں یورو (Euro) کا خرچ اس پہ آ رہا تھا تو خاوند نے کہا مَیں اتنی بڑی رقم علاج پر خرچ نہیں کروں گا، بہتر ہے کہ (۔) کے لئے چندہ دے دیں تو اللہ تعالیٰ شاید اس کی برکت سے ہی ہمیں اولاد دیدے۔ تو انہوں نے (دونوں میاں بیوی نے) یہ رقم (۔) کے لئے دے دی۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے انہیں کئی سالوں کے بعد اولاد کی خوشخبری سے نوازا ہے۔ اور پھر ایک نہیں اب ٹونز (Twins) کی امید ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ سلوک ہے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے ان کو بچے عطا فرمائے۔

یہ جو اپنے بندوں سے خدا تعالیٰ کا سلوک ہے، کسی کی کوئی ادا اسے پسند آ جاتی ہے اور فضل فرماتا ہے، کسی کی کوئی بات پسند آ جاتی ہے۔ کبھی شرط لگا کر اس پر پکے نہیں ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ بعض دفعہ یہ بھی ایمان کے لئے ٹھوکر کا باعث بن جاتا ہے۔ اب ان لوگوں کا ایمان بھی دیکھیں، یہ جو میاں بیوی تھے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم (۔) کا چندہ دیں گے تو ہمارے ہاں ضرور اولاد ہو جائے گی۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ چندہ دو اگر اللہ تعالیٰ نے اولاد دینی ہو گی تو ویسے بھی بغیر علاج کے دیدے گا۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ تو ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک ہے اس لئے کبھی بھی چندہ یا صدقہ دے کر پھر اس بات پر سو فیصد قائم نہیں ہو جانا چاہئے کہ ضرور اللہ تعالیٰ اب ہماری خواہش کے مطابق ہماری یہ دعا اور مرضی قبول فرما لے گا۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے میں دعاؤں کو، صدقات کو قبول کرتا ہوں لیکن ان بندوں کی جو اس کی طرف جھکتے ہیں، اپنی کمزوریوں اور اپنی نالائقیوں سے آئندہ بچنے کی کوشش کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ایسے لوگوں کو جو ایسی کوشش کر رہے ہوں، اس کی طرف آنے کی کوشش کر رہے ہوں، جیسا کہ حدیث میں بھی ہے کہ اگر ایک قدم چل کے آتا ہے تو اللہ میاں دو قدم چلتا ہے اور زیادہ تیز چلتا ہے تو دوڑ کر آتا ہے، تو بہرحال جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ بندہ اس کی طرف آ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تو بہت رحم کرنے والا ہے۔ وہ تو جب بندہ خالص ہو کر اس کی طرف جھکتا ہے فوراً اپنے رحم کو جوش میں لے آتا ہے کیونکہ وہ تو اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کب میرا بندہ دعا اور صدقات سے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا، یہ ضروری نہیں کہ خواہش کے مطابق کام ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تو اگر فوری طور پر خواہش کے مطابق یعنی جو بندے کی خواہش ہے نتیجہ نہ بھی ظاہر فرمائے تو بھی بندے کی دعا اور صدقہ قبول کر لیتا ہے اور اَور ذرائع سے اَور وقتوں میں پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ میری دعا کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مختلف رنگوں میں فضل ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ بغیر کسی شرط کے خالص ہو کر اس کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اور جس طرح اس نے فرمایا ہے کہ صدقہ وخیرات اور توبہ کرتے رہیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارا کام صرف یہ ہو کہ اس کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ صدقہ وخیرات اور چندے دینے کے بعد بھی کبھی بھی کسی قسم کا تکبر، غرور یا دکھاوا ہم میں ظاہر نہیں ہونا چاہئے بلکہ عاجزی سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا حیا والا ہے۔ بڑا کریم ہے،

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈور مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی (چناب نگر) ربوہ قیمت تین روپے پچاس پیسے

سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ان اللہ حیی کریم) تو جب بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دعا کرتا ہے اور صدقہ وخیرات دیتا ہے، اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے، صرف اس لئے کہ اللہ کا قرب پائے، اس کی رضا حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی بعض صفات میں رنگین ہونے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ تو اپنی تمام صفات میں کامل ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ بندے کو اس کی خاطر کئے گئے کسی کام پر اجر نہ دے۔ اس کی دعاؤں کو قبول نہ کرے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہماری مرضی کے مطابق ہی وہ اجر ملے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم کبھی بھی یہ تصور نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ہاتھ خالی واپس لوٹائے گا۔ جب تم خالص ہو کر اس سے دعا مانگو گے تو وہ کبھی رد نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ خالص ہو کر اس کے حضور جھکنے والے ہوں، اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی خاطر قربانی کرنے والے ہوں۔ اور کسی شرط کے ساتھ اپنے چندے یا اپنا صدقہ وخیرات پیش کرنے والے نہ ہوں۔

صدقہ وخیرات اور دعا کے ضمن میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

سعید بن ابی بردہ نے والد اور اپنے دادا کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا فرض ہے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کے پاس کچھ نہیں وہ کیا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ انہوں نے عرض کیا اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ اپنے کسی ضرورتمند قریبی عزیز کی مدد کرے۔ صحابہؓ نے عرض کی اگر کوئی شخص اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے چاہئے کہ وہ معروف باتوں پر عمل کرے، ان پر عمل پیرا ہو اور بری باتوں سے رکے، یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب علی کل مسلم صدقۃ فمن لم یجد فلیعمل بالمعروف)

تو یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ قربانی کا جذبہ ابھرے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش ہو۔ صحابہؓ کا اس میں کیا رنگ ہوا کرتا تھا، ان کے بھی عجیب نظارے نظر آتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا میں ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنے صدقے کا مال لے کر گھر سے نکلا اور ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا (رات کو اس کو پتہ نہیں لگا اور چور کے ہاتھ پر رکھ دیا)۔ لوگ صبح اس طرح کی آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ ایک چور کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا: اے اللہ! سب تعریف کا تو ہی مستحق ہے۔ میں ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور پھر اس رات بھی ایک عورت کو دیکھا جو بدکار عورت تھی، اس کو وہ صدقہ دے دیا۔ لوگوں نے صبح پھر اس طرح کی باتیں کیں۔ کہ آج رات ایک زانیہ عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس پر اس شخص نے کہا اے اللہ! سب تعریف کا تو ہی مستحق ہے، کیا میں نے ایک زانیہ کو صدقہ دے دیا ہے، اب میں دوبارہ ضرور صدقہ کروں گا۔ پس وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اب کی دفعہ پھر غلط آدمی تک پہنچ گیا اور ایک اچھے بھلے امیر آدمی، مالدار آدمی، کھاتے پیتے آدمی کو صدقہ دے دیا۔ لوگ پھر صبح اس طرح کی باتیں آپس میں کر رہے تھے کہ آج رات ایک مالدار شخص کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا سب تعریف کا تو ہی مستحق ہے، پہلے تو میں نے ایک چور کو صدقہ دیا، پھر ایک زانیہ کو اور پھر مالدار شخص کو۔ وہ اس بات پر بہت فکر مند تھا اور افسوس کر رہا تھا تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور اس کو کہا گیا کہ جہاں تک تیرے چور کو صدقہ کرنے کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ وہ صدقہ لینے کے بعد چوری سے باز آجائے اور جہاں تک زانیہ کا تعلق ہے تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ زنا سے رک جائے۔ اور جہاں تک غنی کا تعلق ہے تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ تیرے اس فعل سے عبرت حاصل کرے اور اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے خرچ کرنے لگ جائے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدق علی غنی وھو لا یعلم)

تو یہ آنحضرت ﷺ کی بات سن کر کہ صدقہ ضرور دینا چاہئے، صحابہؓ اس کوشش میں رہا کرتے تھے اور بعض دفعہ غلط لوگوں کو بھی صدقے دے دیا کرتے تھے۔ ان کو یہ فکر نہیں ہوتی تھی کہ ہم نے اس سے کچھ حاصل کرنا ہے۔ فکر یہ ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ رات کو بھی اس لئے نکلتے تھے تا کہ کسی کو پتہ نہ لگے اور یہ احساس نہ ہو کہ صدقہ یا مال خرچ دکھاوے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ کام کرنا چاہتے تھے۔ تو اس کی یہ پریشانی دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے اس کو تسلی دینے کے لئے فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ اگر تمہارا صدقہ صحیح لوگوں تک نہیں پہنچا تو تم کو اس کا اجر نہیں ملے گا۔ بلکہ اس کا بھی اجر ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اس وجہ سے جن لوگوں کے پاس تمہارا صدقہ گیا ہے ان کی اصلاح ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی خاطر کئے گئے کسی کام کو بھی بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کتا دیکھا جو شدت پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا، اس شخص نے اپنا موزا (جراب) اتارا اور اس سے اس کے سامنے پانی انڈیلنے لگا۔ یہاں تک کہ اس نے اس کو سیر کر دیا۔ اس کی اچھی طرح پیاس بجھا دی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کی قدردانی کی تو اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 521۔ مطبوعہ بیروت)

طمع اور لالچ کے بغیر ضرورت اور رحم کے جذبات کے پیش نظر جب کتے کو بھی پانی پلایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی اجر دیا۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے رحم کے نظارے ہیں۔ جیسا بندہ اس کی مخلوق سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی وہی سلوک کرتا ہے۔

پھر صدقات کے بارے میں ہی ازواج مطہرات کے بارے میں ایک بڑی پیاری روایت آتی ہے۔ ان کو بھی کس طرح خواہش ہوتی تھی کہ آنحضرت ﷺ کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کیا جائے اور پھر یہ بھی خواہش تھی کہ اگر آنحضرت ﷺ کی وفات ان سے پہلے ہو جائے تو ہم بھی جلدی جلدی ان کو جا ملیں۔ اس کے لئے ایک دفعہ انہوں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے سب سے پہلے آپ سے کون ملے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے لمبے ہاتھوں والی۔ پھر ان ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سب سے لمبے ہاتھوں والی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں اس بات کا بعد میں علم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد کیا تھی۔ اس سے مراد یہ تھی کہ کون کثرت سے زیادہ صدقہ دیتا ہے۔ کیونکہ وہی صدقہ دیا کرتی تھیں اور صدقے کو پسند کرتی تھیں۔ اور وہی ازواج میں سب سے پہلے آنحضور ﷺ سے جا ملیں۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فضل صدقۃ الشحیح الصحیح)

تو آپؐ نے کھل کے یہ نہیں بتایا کہ صدقہ وخیرات کرنے والی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی بلکہ اشارۃً بتا دیا کیونکہ جو فطرتاً زیادہ صدقہ وخیرات کرنے والی ہے اسی نے آگے ملنا ہے۔ یہ ہر ایک کی اپنی اپنی فطرت ہوتی ہے۔ بعض کم کرتے ہیں بعض زیادہ کرتے ہیں۔ گو کہ ازواج مطہرات بہت زیادہ صدقہ کرنے والی تھیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ما جاء فی فضل الصدقۃ) تو کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ گناہوں کی پکڑ سے بچنے کے لئے بھی صدقہ وخیرات بہت ضروری ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ) یعنی معمولی سا صدقہ بھی ہو وہ بھی دو تا کہ اللہ میاں تمہارے گناہ بخشے۔ اور صدقہ

اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص ہو کر اس کی رضا کی خاطر دینا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ صدقہ خیرات کے ساتھ بلاٹل جاتی ہے۔ اور بلا کے آنے کے متعلق اگر خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیشگوئی ہے۔ پس صدقہ وخیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیشگوئی بھی ٹل سکتی ہے‘‘۔ یعنی جو انبیاء کی طرف سے ایسی پیشگوئیاں ہوں جن میں انذار بھی ہو وہ بھی ٹل جاتی ہیں۔ ’’ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات کے قائل ہیں کہ صدقات سے بلاٹل جاتی ہے۔ ہندو بھی مصیبت کے وقت صدقہ وخیرات دیتے ہیں‘‘، یعنی جن کا اللہ تعالیٰ پہ اتنا یقین نہیں بھی ہے وہ بھی دیتے ہیں۔ اگر بلا ایسی شے ہے کہ وہ ٹل نہیں سکتی تو پھر صدقہ خیرات سب عبث ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 176-177 جدید ایڈیشن)

یہاں آپ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ صدقہ وخیرات سے مشکلیں دور ہوتی ہیں۔ تو توبہ، دعا، صدقہ وخیرات سے، جیسا کہ مَیں نے کہا، مشکلات دور ہوتی ہیں۔ بلکہ فرمایا کہ اگر انبیاء کی طرف سے بھی کسی قوم کا حال دیکھ کر اس کی بربادی کی پیشگوئی کی جائے، اس کو انذار کیا جائے تو حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر ہوتی ہے جو آگے نبی پہنچاتا ہے اگر قوم دعا اور صدقہ وخیرات کرے یا اس کی طرف مائل ہو تو وہ پیشگوئیاں بھی ٹل جاتی ہیں۔ پس جب نبی کی پیشگوئیاں ٹل سکتی ہیں جو براہ راست اللہ سے خبر پا کے پیشگوئی کرتا ہے تو عام معاملات میں جو مشکلات انسان کو پیدا ہوتی رہتی ہیں وہ تو صدقہ وخیرات سے اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ضرور ٹالتا ہے۔

دعاؤں اور صدقات کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خالص ہو کر اس کے سامنے جھکتا ہے اور اس سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہے تو وہ بھی اس پر رحم اور فضل کی نظر ڈالتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ اگر کوئی شخص توبہ، استغفار یا دعا کرے یا صدقہ خیرات دے تو بلا رد کی جائے گی۔

جب دعاؤں کے ساتھ صدقہ وخیرات کی طرف توجہ دیں یا صدقہ وخیرات کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دیں کیونکہ بعض لوگ صرف صدقہ کر دیتے ہیں وہ ان کو آسان لگتا ہے، نمازوں اور دعاؤں کی طرف توجہ کم ہوتی ہے، دونوں چیزیں اگر ملائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل بہت تیزی سے فرماتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض لوگ صدقہ وخیرات تو کر دیتے ہیں لیکن یہ ایک حصہ ہے اس حکم کا۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے بندے کو کسی بھی طرح نواز سکتا ہے، بخش سکتا ہے لیکن یہ بھی اس کا حکم ہے کہ میرے سارے احکام پر عمل کرتے ہوئے میرے سامنے جھکو اور میرے سے دعا مانگو کیوں کہ میں لوگوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔) (البقرۃ 187) کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ لیکن بندے کا بھی یہ کام ہے کہ اس پکار کے ساتھ اُس طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (۔) (البقرۃ 187) چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ (۔) (البقرۃ 187) کہ وہ ہدایت پا جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ سے اس دعا کے رابطے کو قائم رکھنے کے لئے، اور ہدایت پر قائم رہنے کے لئے، اس کے فضلوں کو ہمیشہ سمیٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب اس طرح دعاؤں کے ساتھ احکامات پر عمل کرتے ہوئے، صدقہ وخیرات پیش کر رہے ہوں گے، چندے دے رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ہماری دعائیں سنے گا بھی اور ان قربانیوں کو قبول بھی فرمائے گا۔

لیکن بعض لوگوں کا یہ خیال بھی ہوتا ہے۔ مَیں یہ بھی بتا تا چلوں کہ خود تو بعض لوگوں کی دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہوتی، ایسے بھی کچھ ہوتے ہیں۔ باقی احکامات بھی کبھی مانیں یا نہ مانیں، صدقہ وخیرات یا چندوں وغیرہ کی ادائیگی بھی کبھی کی تو بڑی بے دلی سے کی۔ لیکن مشکل کے وقت بزرگوں کو یا خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھ کر پھر یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا یہ کام اب ضرور ہو جانا چاہئے۔ گویا کہ یہ ذمہ داری ہم نے ان پہ ڈال دی ہے اب ان کا کام ہے جس طرح بھی مانگیں اور ہمارا کام کرائیں۔ بعض ایسے بھی سر پھرے ہوتے ہیں، ایسے خط آ جاتے ہیں جن میں باقاعدہ میری جواب طلبی ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود کا کوئی نہ کوئی حوالہ اس میں لکھ کر اس کی اپنے طور پر تشریح کر رہے ہوتے ہیں کہ آپ کو اتنا عرصہ ہو گیا دعا کے لئے لکھ رہا ہوں اور ابھی تک میرا کام نہیں ہوا۔ آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ میرے لئے دعا کریں اور اپنی ذمہ داری کی طرف آپ کو توجہ دینی چاہئے۔ باقاعدہ ڈانٹ ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مجھے ایک حوالہ ملا۔ جس سے مجھے پتہ لگا کہ یہ سر پھرے صرف آج کل ہی نہیں ہیں، فکر کی کوئی بات نہیں بلکہ ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔ یہ بڑا اچھا حوالہ ہے کیونکہ لگتا ہے کسی وقت آپ کے ساتھ بھی کسی ایسے نے ہی کوئی ایسی باتیں کی تھیں جس پر آپ نے خطبے میں یہ فرمایا۔

حضرت خلیفہ اوّل فرماتے ہیں کہ: ’’بعض لوگ دعا کے واسطے مجھے اس طرح سے کہتے ہیں کہ گویا میں خدا کا ایجنٹ ہوں اور بہر حال ان کا کام کرا دوں گا۔ خوب یاد رکھو مَیں ایجنٹ نہیں ہوں، مَیں اللہ کا ایک عاجز بندہ ہوں‘‘۔ حضرت خلیفہ اول کا جواب میں اسی لئے پڑھ رہا ہوں کہ وہی جواب ان کو میری طرف سے بھی ہے۔ ’’ہاں! اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنا میرا کام ہے‘‘۔ پھر فرمایا: ’’مگر جماعت کے بعض لوگ دعا کرانے کی درخواست میں بھی شرک کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، کوئی تمہارا کارساز نہیں۔ مَیں علم غیب نہیں جانتا۔ نہ مَیں فرشتہ ہوں اور نہ میرے اندر فرشتہ بولتا ہے۔ اللہ ہی تمہارا معبود ہے۔ اسی کے تم ہم سب محتاج ہیں، کیا مخفی اور کیا ظاہر رنگ میں۔ اس کی طاقت بہت وسیع ہے اور اس کا تصرف بہت بڑا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے‘‘۔ پھر آپ نے فرمایا: ’’خدا ہی کا علم کامل ہے۔ اس کا تصرف کامل ہے۔ اسی کے آگے سجدہ کرو۔ اسی سے دعا مانگو۔ روزہ، نماز، دعا، وظیفہ، طواف، سجدہ، قربانی، اللہ کے سوا دوسرے کے لئے جائز نہیں‘‘۔ پھر بعض لوگ جو اللہ کے فضل سے جماعت میں تو نہیں لیکن بعض دفعہ بعض شکایتیں ایسی آتی ہیں کہ بعض عورتیں کمزوریاں دکھا جاتی ہیں۔ بالکل ہی بعض دعا کرانے والوں پہ اتنا اعتقاد ہوتا ہے کہ سمجھتی ہیں کہ بس ان کے واسطے سے ہی اوپر دعا جانی ہے۔ اگر دعا کا کوئی واسطہ ہے تو صرف آنحضرت ﷺ کا واسطہ ہے، اس کے علاوہ تو کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس لئے درود بھیجنا چاہئے۔

فرمایا کہ: ’’............شریروں نے لوگوں کے اندر شرک کی باتیں گھسا دی ہیں۔ کہتے ہیں کہ قبروں پر جاؤ اور قبر والے سے کہو کہ تو ہمارے لئے خدا کے آگے عرض کر‘‘۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں قبروں والوں کے پاس تو نہیں جاتے لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض زندوں کے پاس جاتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں کہ بس اس کے علاوہ ہمارا کام نہیں ہونا۔ میں اس بارے میں پہلے ایک دفعہ کھل کے بتا چکا ہوں۔ فرمایا کہ: ’’(۔) نے ہم کو اس طرح کی دعا نہیں سکھائی‘‘۔

(خطبات نور صفحہ 506)

تو یاد رکھیں کہ پہلی بات تو یہ کہ جس سے دعا کرائی جائے ٹھیک ہے اس پر یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سنتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے اپنے آپ پر بھی غور کرنا ہوگا، اپنی حالت بھی بدلنی ہوگی کیونکہ اس طرح دعا کرنے والے کو، جس سے دعا کروائی جا رہی ہے امتحان میں نہ ڈالیں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہوگا۔ تبھی جب یہ دونوں دعائیں اکٹھی ہو کر، یعنی دعا کروانے والے کی اور دعا کرنے والے کی دعا جب اکٹھی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لائے گی۔ اور بعض دفعہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا اللہ تعالیٰ کسی اور رنگ میں دعا قبول کر لیتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اسی طرح مانے جس طرح بندہ مانگ رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’قضاء وقدر کا دعا کے ساتھ بہت بڑا تعلق

ہے۔ دعا کے ساتھ معلّق تقدیر ٹل جاتی ہے۔ جب مشکلات پیدا ہوتے ہیں تو دعا ضرور اثر کرتی ہے۔ جو لوگ دعا سے منکر ہیں ان کو ایک دھوکہ لگا ہوا ہے۔ قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں۔ ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے۔ (۔) (البقرۃ: 156) ''۔ میں تو اپنا حق رکھا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں خوف اور بھوک سے آزماؤں گا۔ فرمایا کہ اس ''میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔ اور نون ثقیلہ کے ذریعے جو اظہار تاکید کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کریں گے۔ تو اس کا علاج اِنَّـا لِلّٰهِ.......... (البقرۃ: 157) ہی ہے''۔ اور دوسرا وقت جب اللہ تعالیٰ منوانا چاہتا ہے تو پھر یہی اس کا علاج ہے۔ پھر اس کی رضا پہ راضی ہوں۔ اور فرمایا کہ: ''دوسرا وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے۔ وہ (۔) (المومن: 61) میں ظاہر کیا ہے''۔ کہ مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔ تو دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خود منواتا ہے، خود قرآن شریف نے فرمایا ہے دوسرا یہ کہ کبھی بندے میں جوش پیدا کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میرے سے دعا مانگو میں ضرور قبول کروں گا۔

فرمایا: ''پس مومن کو ان دونوں مقامات کا پورا علم ہونا چاہئے۔ صوفی کہتے ہیں کہ فقر کامل نہیں ہوتا جب تک محل اور موقع کی شناخت حاصل نہ ہو بلکہ کہتے ہیں کہ صوفی دعا نہیں کرتا جب تک کہ وقت کو شناخت نہ کرے''۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے۔ یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی جیسی عظیم الشان قبولیت دعاؤں کی ہے اس کے مقابل رضا اور تسلیم کے بھی آپ اعلیٰ درجہ کے مقام پر ہیں''۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں قبول فرمائی ہیں۔ اور بڑے عظیم الشان قبولیت دعا کے نظارے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جہاں تکالیف پہنچیں لیکن آپ نے بڑے صبر سے اس کو برداشت کیا اور خوشی سے ان کو تسلیم کیا۔

پھر فرماتے ہیں کہ: ''جو لوگ فقراء اور اہل اللہ کے پاس آتے ہیں۔ اکثر ان میں سے محض آزمائش اور امتحان کے لئے آتے ہیں۔ وہ دعا کی حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہیں''۔ ان کو اصل میں وہ آزمانا چاہتے ہیں۔ ان کو دعا کی حقیقت کا نہیں پتہ ہوتا۔ جس طرح ایک صاحب لکھتے ہیں کہ اب کیوں نہیں کرتے۔ ''اس لئے پورا فائدہ نہیں ہوتا۔ عقلمند انسان اس سے فائدہ اٹھاتا ہے............ جو لوگ دعا کے منافع سے محروم ہیں۔ ان کو دھوکہ ہی لگا ہوا ہے کہ وہ دعا کی تقسیم سے ناواقف ہیں''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 167-168 جدید ایڈیشن) یعنی اس چیز سے ناواقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی مانتا ہے کبھی نہیں مانتا۔ جب نہیں بھی مانتا تو اپنے بندے کے لئے کوئی اور سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں، ان میں سے سب سے زیادہ اسے عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلہ پر جو آچکا ہو، اور اس کے مقابلے پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو''۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید)

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا دوسری روایت میں کہ نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی۔ اور دعا کے علاوہ تقدیر الٰہی کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔ اور انسان یقیناً اپنی خطاؤں ہی کی وجہ سے جو وہ کر چکا ہوتا ہے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ۔مقدمہ باب فی القدر)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ''اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت اور کوئی چیز نہیں ہے''۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب ما جاء فی فضل الدعاء)

تو جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں ضرور پھر پکار سنتا ہوں مگر اس شرط کے ساتھ کہ جو بندے میری باتوں پر بھی عمل کریں۔ تو اگر جائزہ لیں اور اگر ہم سارے جائزہ لیتے رہیں تو پتہ لگ جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتنی باتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔ خود بخود اس جائزے کے ساتھ ہی دعا کی قبولیت کے نہ ہونے کے شکوے دور ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل عزت دعا کرنے والا اس لئے ہے کہ وہ خالص ہو کر اس کے آگے جھکتا ہے اس کے آگے، اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے، اس سے فریاد کرتا ہے، اس میں کوئی دکھاوا نہیں ہوتا۔ وہی صاحب عزت ہے جو اس کی رضا کی خاطر کر رہا ہے اور یہ چھپ کر بھی ہوتا ہے اور ظاہر بھی ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''**گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں۔ ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔ جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوۃ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے''۔** انسان کے اندر موجود ہوں لیکن انسان وہ کبھی نہ کرے۔ اس لئے استغفار کرنی چاہئے۔ ''اور اندر ہی اندر جل بھن کر راکھ ہو جاویں''۔ استغفار کی وجہ سے وہ وہیں ختم ہو جائیں۔ فرمایا کہ: ''یہ وقت بڑے خوف کا ہے۔ اس لئے توبہ اور استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو، ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے۔ مگر قبل از نزول عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا''۔ جو دنیا کے حالات ہیں، ان کے لئے بھی ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اور استغفار کرنی چاہئے۔ ہر احمدی اس سے محفوظ رہے۔ ''پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 218 جدید ایڈیشن) اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا حاصل کرنے اپنا قرب حاصل کرنے کے لئے صدقہ اور مالی قربانیوں کو کرنے کی اور دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

ایک افسوسناک اطلاع بھی ہے کہ سلسلہ کی ایک بزرگ، مخیّر خاتون محترمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ کل وفات پا گئی ہیں۔ انـا لله........... ۔آپ حضرت نواب محمد دین صاحب کی صاحبزادی تھیں جنہوں نے ربوہ کی زمین لینے کے لئے اس کے حصول کے لئے اور پھر بعد میں پلاننگ وغیرہ کی منظوری کے لئے بہت کام کیا ہوا ہے۔ اور حضرت مصلح موعود نے انہیں ان کے اس کام کی وجہ سے بڑا زبردست خراج تحسین پیش کیا تھا۔ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ خود بھی مالی قربانیوں میں ہمیشہ صف اول میں رہی ہیں۔ اور جماعتی خدمات کے لحاظ سے جو رپورٹ مجھے ملی ہے، لجنہ اس کو ویری فائی (Verify) کر لے گی، کہ دہلی، کراچی اور لندن میں صدر لجنہ کے طور پر کام کرتی رہی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ بھی تھیں اور 1/3 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور اپنی زندگی میں ہی تمام حصہ وصیت جائیداد وغیرہ ہر چیز کا ادا بھی کر دیا تھا۔ اور اس کے علاوہ بھی جو متفرق مالی قربانیوں کی تحریک خلفاء کی طرف سے ہوتی رہی اس میں بھی آپ نے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اور ایک خاص بات یہ ہے کہ خلافت رابعہ کے ابتداء میں ان کے خاوند چوہدری شاہنواز صاحب مرحوم نے ذہین طلبہ کی پڑھائی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں باہر ہی ایک بڑی رقم پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا جو وہ پیش کرتے رہے۔ اور ان کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ محترمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ نے بھی اس کو اپنے اور اپنے خاوند کی طرف سے جاری رکھا۔ نہ صرف جاری رکھا بلکہ اس رقم میں اضافہ بھی فرما دیا۔ اور اب تک اس خطیر رقم سے اس کی ادائیگی ہو رہی ہے اور کافی طلبہ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا یہ فنڈ تعلیمی قائم کیا گیا تھا، دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں طلبہ اور امریکہ یا یورپ میں اعلیٰ تعلیم اس فنڈ سے حاصل کر چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی کئی غریب طلبہ کو بھی ہر سال وقتی امداد یا وظائف

دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا جو فنڈ جاری تھا اس سے ہندوستان، نیپال اور افریقہ کے بعض سکولوں کو چلانے کے لئے گرانٹ بھی دی جاتی ہے۔ تو ایک جاری صدقہ تھا جو ان کی طرف سے تھا۔ اور ہزاروں طلبہ نے ان سے فیض اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ صدقہ جاریہ ہمیشہ جاری رکھے اور یہ صدقہ ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتا رہے۔

آپ غریبوں سے بے انتہا ہمدردی کرنے والی اور کافی غیر محسوس طریقے پر بھی مدد کرنے والی تھیں۔ اور اپنے عزیزوں رشتہ داروں میں ہر دلعزیز تھیں، بہت پسند کی جاتی تھیں۔ اور انہیں اکٹھا رکھنے میں بھی انہوں نے بعض جگہوں پہ بہت اہم کردار ادا کیا کیونکہ ان کے جو بھی عزیز مجھے ملے ہیں انہوں نے ہمیشہ ان کی تعریف ہی کی ہے۔

خلافت احمدیہ سے بھی ان کا ایک خاص اور بے انتہا پیار اخلاص وفا کا تعلق تھا۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود سے بھی بہت محبت کرنے والی اور ہر چھوٹے بڑے کا بے حد احترام کرنے والی تھیں۔ جتنے زیادہ اللہ تعالیٰ نے مالی لحاظ سے ان پر فضل فرمائے اتنی زیادہ ان میں عاجزی پیدا ہوتی گئی۔ اور یہ نظارے ہمیں آج صرف حضرت مسیح موعود کی جماعت میں ہی نظر آتے ہیں۔ لوگوں کے پاس پیسہ آ جائے تو عاجزی آنے کی بجائے دماغ خراب ہو جاتے ہیں۔

مالی وسعت نے انہیں صدقہ وخیرات اور جماعت کی خاطر مالی قربانیوں میں اور بڑھایا۔ اور یہ جو میں نے مالی قربانی، دعا اور صدقے کا جو مضمون بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ سب کچھ کرو تو اس میں ان کی بھی ایک اعلیٰ مثال تھی۔ ماشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو اور نسلوں کو بھی انہیں کی طرح اللہ کی مخلوق کا بھی خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت کی خاطر مالی قربانیوں میں بھی صف اول میں شامل رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے اور ان کی تمام نیکیوں کو ہمیشہ ان کی اولاد کو قائم رکھنے کی توفیق دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے آثار دنیا میں قائم رہیں وہ اس کے واسطے موجب ثواب ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جائے کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کئی سکول بھی ان سے چل رہے ہیں۔ یہ تو ایک صدقہ جاریہ ہے اور خدا کرے جاری بھی رہے اور اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اس کی توفیق دے۔ ماشاء اللہ ان کی اولاد بھی اور آگے نسلیں بھی ان کی تربیت کی وجہ سے جماعت اور خلافت کے ساتھ ان کا ایک خاص تعلق ہے اور بڑا اچھا تعلق نبھا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کو توفیق دیتا رہے۔ یہ انہی قربانیوں کو جاری رکھیں جو ان کے والدین نے کیں اور یہی قربانیاں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی رہیں۔

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے

پل میں باغ اجاڑے عرشی پل میں پھول کھلاوے
جان سکے نہ اس کی رمزیں سر کو کون کھپاوے
قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے
"بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"

ارشاد عرشی ملک

مشعل راہ

جس قدر معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف بھی زیادہ ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"رُسل کو جب وحی ہوتی ہے تو اس پر خدا کی کلام اور اس کی ہیبت کا ایک لرزہ مُرسل پر آتا ہے۔ کیونکہ مومن حقیقت میں خدا تعالیٰ کا ڈر اور خشیت اور خوف رکھتا ہے۔ جس طرح کوئی بادشاہ ایک بازار یا سڑک پر سے گزرتا ہے۔ اسی سڑک میں ایک زمیندار جاہل جو بادشاہ سے بالکل ناواقف ہے کھڑا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو زمیندار ہے۔ پر صرف اس قدر جانتا ہے کہ یہ کوئی بڑا آدمی ہے یا شاید حاکم وقت ہو گا۔ تیسرا وہ شخص کھڑا ہے کہ وہ منجملہ اہالیان ریاست ہے اور خوب جانتا ہے کہ یہ بادشاہ ہے اور ہمارا حاکم ہے اور چوتھا وہ شخص کھڑا ہے جو بادشاہ کا درباری یا وزیر ہے۔ اس کے آداب وقواعد وآئین وانتظام، رعب وآداب، رنج اور خوشی کے سب قواعد کا واقف اور جاننے والا ہے۔ پس تم جان سکتے ہو کہ ان چاروں اشخاص پر بادشاہ کی سواری کا کیا اثر ہوگا۔ پہلے شخص نے تو شاید اس کی طرف دیکھا بھی نہ ہو اور دوسرے نے کچھ توجہ اس کی طرف کی ہوگی اور تیسرے نے ضرور اس کو سلام کیا ہوگا اور اس کا ادب بھی کیا ہوگا۔ پر چوتھے شخص پر اس کے رعب وجلال کا اس قدر اثر ہوا ہوگا کہ وہ کانپ گیا ہوگا کہ میرا بادشاہ آیا ہے۔ کوئی حرکت مجھ سے ایسی نہ ہو جاوے جس سے یہ ناراض ہو جاوے۔ غرض کہ اس پر از حد اثر ہوا ہوگا۔

پس یہی حال ہوتا ہے انبیاء اور مرسل علیہم السلام کا۔ کیونکہ خوف اور لرزہ معرفت پر ہوتا ہے۔ جس قدر معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر اس کو خوف اور ڈر زیادہ ہوگا اور وہ معرفت اس کو خوف میں ڈالتی ہے اور اس لرزہ کے واسطے ان کو ظاہری سامان بھی کرنا پڑتا ہے۔ یعنی موٹے اور گرم کپڑے پہننے پڑتے ہیں جو لرزہ میں مدد دیں۔ جب وہ انعام کی حالت جاتی رہی تو ان کے اعضاء اور اندام بلکہ بال بال پر ایک خاص خوبصورتی آ جاتی ہے۔ پس اسی حالت میں نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ مخاطب فرما کر کہتا ہے کہ اے کپڑا اوڑھنے والے اور لرزہ کے واسطے سامان اکٹھا کرنے والے کھڑا ہو جا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سُست مومن اللہ تعالیٰ کو پیارا نہیں۔ نبی کریم ﷺ کو پہلا حکم یہی ملا۔ پس یہی وجہ ہے کہ آج تک ...... واعظ جب احکام الٰہی سنانے کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں تو کھڑے ہو کر سناتے ہیں۔ یہ اسی قُمْ کی تعمیل ہوتی اور اس میں نبی کریم ﷺ کی اتباع کی جاتی ہے۔ بعض لوگ غافل اور سُست نہ تو سامان بہم پہنچاتے اور نہ ان سامان سے کام لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں فرصت نہیں۔ پر یہ ساری ضرورتیں جو ہم کو ہیں نبی کریم ﷺ کو بھی تھیں۔ بیوی بچہ، اہل وعیال وغیرہ وغیرہ۔ پر جب اس قسم کا حکم آیا۔ فوراً کھڑے ہو گئے۔ اس لئے کہ بادشاہ رَبُّ الْعَالَمِیْن اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن کا حکم تھا۔

(حقائق الفرقان۔ جلد چہارم صفحہ 255,254)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر **43034** میں تصور حیات ولد صوفی خضر حیات قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی شاء ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تصور حیات گواہ شد نمبر 1 فرخ جاوید ولد جاوید قبال دارالعلوم غربی گواہ شد نمبر 2 احتشام احمد ولد رشید احمد راشد دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر **43035** میں فہیم احمد ولد چوہدری محمد موسیٰ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی شاء ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فہیم احمد گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد موسیٰ والد موصی گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد ولد چوہدری محمد موسیٰ ربوہ

مسل نمبر **43036** میں جمیل احمد ولد مشتاق احمد قوم سدھو جٹ پیشہ کارکن صدر عمومی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2700 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جمیل احمد گواہ شد نمبر 1 منصور احمد لقمان ولد حکیم منظور احمد بیوت الحمد گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ساجد وصیت نمبر 34850

مسل نمبر **43037** میں منصور احمد ولد صدیق احمد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور احمد گواہ شد نمبر 1 عبید سعید احمد ولد احمد خان ادرحمہ گواہ شد نمبر 2 احسن محمود مجوکہ ولد زبیر محمد مجوکہ احمد آباد جنوبی

مسل نمبر **43038** میں لبنیٰ ادریس زوجہ رانا ادریس احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-7-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ لبنیٰ ادریس گواہ شد نمبر 1 نفیس احمد ولد ظہیر احمد اوکاڑہ گواہ شد نمبر 2 محمد قاسم خان اوکاڑہ ولد محمد خان

مسل نمبر **43039** میں بابر احمد ولد ناصر احمد شہید قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بابر احمد گواہ شد نمبر 1 محمد قاسم خان ولد محمد خان اوکاڑہ گواہ شد نمبر 2 ضیاء محمود ولد نذیر احمد اوکاڑہ

مسل نمبر **43040** میں لقمان احمد ولد ناصر احمد شہید قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لقمان احمد گواہ شد نمبر 1 محمد قاسم خان اوکاڑہ گواہ شد نمبر 2 ضیاء محمود اوکاڑہ

مسل نمبر **43041** میں شیخ لیاقت علی ولد شیخ محمد رفیق قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ لیاقت علی گواہ شد نمبر 1 راشد بشیر ولد بشیر احمد بھٹی اوکاڑہ گواہ شد نمبر 2 ارشاد بشیر بھٹی ولد بشیر احمد بھٹی

مسل نمبر **43042** میں محمد قاسم ولد محمد خان قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد قاسم گواہ شد نمبر 1 شہزاد جمال ولد حکیم ظفر جمال گواہ شد نمبر 2 طاہر سعید ولد چوہدری فتح دین اوکاڑہ

(بقیہ صفحہ 1)

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 10۔ اگست 2005ء کو صبح 9:00 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائیگی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 16۔ اگست کو ہوگا۔ حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 04524-212473

عزیز
ہومیو
پیتھک
گولبازار
ربوہ
فون: 212399

نوٹ

جمعۃ المبارک کو
سٹور رکلینک موسم
کے اوقات کے
مطابق کھلا رہے گا۔
انشاءاللہ

خبریں

سانحہ ارتحال

مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے دوست مکرم ملک سجاد احمد صاحب آف کینیڈا کے والد محترم ملک عزیز احمد صاحب ابن مکرم گل احمد صاحب آف دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 17 مارچ 2005ء کو فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

احباب محتاط رہیں

ایک صاحب لیاقت علی انجم ولد عبدالغنی صاحب آف بہاولپور مقیم محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ کے بارہ میں شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ لوگوں سے مختلف حیلوں بہانوں سے رقوم وصول کرتے ہیں اور پھر واپس نہیں کرتے۔ احباب جماعت محتاط رہیں۔

(نظارت امور عامہ)

درخواست دعا

مکرم مدثر احمد صاحب گوندل دارالعلوم غربی اطلاع دیتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مظفر احمد گوندل صاحب قریباً ڈیڑھ ماہ سے بوجہ فالج صاحب فراش ہیں۔ تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد شفایابی عطا کرے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔ مارچ 2005ء	
طلوع فجر	4:46
طلوع آفتاب	6:08
زوال آفتاب	12:16
وقت عصر	4:33
غروب آفتاب	6:23
وقت عشاء	7:45

البشیر ز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوکی فون 04942-423173 ربوہ
04524 214510

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
فی ڈبی -/30 روپے بڑی -/90 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434,Fax:213966

کوٹھی برائے فروخت
5 مرلہ بالکل نئی کوٹھی ڈبل سٹوری فل ماربل ٹائلڈ باتھ روم
خوبصورت لوکیشن ہر سہولت سے آراستہ
نزد بیت الراجیکی دارالرحمت شرقی۔ ربوہ
رابطہ
انویسٹرز اور ڈیلر حضرات سے معذرت
رفیق احمد نفیس فون: 04524-211325,211359

فخریہ پیشکش
سپر ملتان 56" صرف 765 روپے
کسی بھی پرانے پنکھے کے عوض نیا پنکھا اور پرانی واشنگ مشین کے عوض نئی حاصل کریں (فرق کے ساتھ)
الفضل ٹریڈرز ریلوے روڈ ربوہ
فون: 213729

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا قدیر احمد حفیظ احمد

ضرورت ہے
ہمیں اپنی پروڈکٹس کی ڈسٹری بیوشن کے لئے پاکستان کے ہر بڑے شہر میں تنخواہ/کمیشن پر Sales Executives کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنے مکمل کوائف بذریعہ ڈاک ارسال فرمائیں۔
(نیز ڈیلرز اور ڈسٹری بیوٹرز کی بھی ضرورت ہے)
Beco-Bschawrut Enterprises Co
8/1 Nawserabad Gharbi Rabwah (35460)
E-mail:beco_pakistan@hotmail.com

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

AL-FAZAL ESTATE
Deals in All Kinds of Lands Sales Purchase.
آپ کی آج کی سرمایہ کاری کل کا منافع بخش نعم البدل لاہور اور گوادر میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
گوادر میں 1- ایکڑ 2 ایکڑ 5 ایکڑ فارم ہاؤسز کے پلاٹس علاوہ کمرشل۔ رہائشی۔ انڈسٹریل ایکڑز انتہائی منافع بخش
برائے رابطہ: ناصر احمد موبائل: 0300-4597308
ہیڈ آفس: 1-265-16-B کالج روڈ اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور فون: 5156244-5124803
برانچ آفس ایئر پورٹ روڈ گوادر نزد بیت الغنی چوک گوادر موبائل: 0303-6407640

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ
احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
ڈیلر Samsung,Sony.LG. PEL Dawlance,Mitsubishi, Orient, Waves, Super National SuperAsia` Success,kentex
پاکستان الیکٹرونکس
سپلٹ ایئر کنڈیشنر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
ایک بار ضرور تشریف لائیں۔
26/2 پاکستان چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا مقصود احمد ساجد (سابق ریجنل سیلز مینیجر PEL)
فون 5124127-5118557-0300-4256291

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز
کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سیٹھی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چنا ٹاؤن نزد کھوکھ ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395
طالب دعا: میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں محمد اسلم

ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد فون: 7223347-7239347-7354873

C.P.L 29

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V گیزر۔ ایئر کنڈیشنر
سپلٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
7353105
Email:uepak@hotmail.com

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی